اور آگ کے کارخانہ بھی تو اُس میں کسی قسم کی جھجھ نہیں ہو سکتی۔ اور یہ بات مشاہدہ میں بھی آ رہی ہے کیا دیا سلائی کے بکس آگ کی وادی سے کم ہیں +

# ۹۔ دجّال کا گدھا اور اُس کی حقیقت

دجال کے ساتھ ایک گدھا بھی ہوگا۔ چنانچہ حدیث ذیل سے اسکی تصدیق ہوتی ہے

یخرج الاعور الدجال من یہودۃ اصبہان لم یخلق لہ عین والاخری کانہا کوکب ممزوجۃ من دم یشوی فی الشمس شیئا یتناول الطیر من الجولۃ ثلاث صیحات یسمعہا اہل المشرق والمغرب لہ حمار ما بین عرض اذنیہ اربعین باعا یطا کل منہل فی کل سبعۃ ایام یسیر معہ جبلان احدہما فیہ اشجار وثمار وماء واحدہما فیہ دخان ونار یقول ہذہ الجنۃ وہذہ النار رواہ الحاکم وابن عساکر عن ابن عمر +

حاکم اور ابن عساکر نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ کانا دجال اصفہان کے یہودیوں میں سے نکلیگا اور اُس کی آنکھ پیدا ہی نہ ہوئی ہوگی اور اُس کی دوسری آنکھ ستارہ کی سی ہوگی جس میں خون ملا ہو۔ سورج میں کوئی چیز بھونیگا اور اُڑتے ہوئے جانور کو پکڑ لیگا تین آوازیں کریگا جسکو مشرق والے اور مغرب والے سن لینگے اُس کا ایک گدھا ہوگا۔ جس کے دو کانوں کے درمیان چالیس باع کا عرض ہوگا ہر گھاٹ کو ہر ہفتہ میں طے کریگا اور اُس کے ساتھ دو پہاڑ ہونگے ایک میں تو درخت اور پھل اور پانی ہوگا اور دوسرے میں دھواں اور آگ دجال کہیگا کہ یہ جنت ہے اور یہ دوزخ ہے۔ دیکھو کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۰۰ +

اس حدیث سے بخوبی واضح ہے کہ دجال کا ایسا گدھا ہوگا جو بہت ہی تیز رو ہوگا اور ایک ہفتہ میں کل سٹیشنوں کو طے کریگا اور ہم دیکھتے ہیں کہ کراچی سے کلکتہ تک اور مدراس سے پشاور تک ایک ایک ہفتہ میں کل سٹیشنوں کو طے کرتا ہے۔ جسکو شک ہو ریلوے کے تقسیم اوقات کے نقشوں کو ملاحظہ کرے اور پھر اُس گدھے کی تعریف میں یہ بھی لکھا ہے کہ اُس کے ہمراہ دو پہاڑ ہونگے۔ واقعی جس قدر گاڑیاں اُس کے ساتھ ہیں وہ پہاڑ ہی کی شکل میں دکھلائی دیتی ہیں اور فی الحقیقت اُن گاڑیوں میں درختوں کے پودے میوہ جات اور پانی بھی ہوتا ہے اور انجن اور اُس کے ساتھ کی گاڑی میں آگ اور آگ کا سامان اور دھواں بھی ہوتا ہے پھر

عجب نادان کہتے ہیں کہ ریل دجال کا گدھا نہیں اور طرفہ یہ کہ ہر ریلوے میں دو ہی گارڈ ہوتے ہیں جو اشاروں سے گاڑی کو چلاتے ہیں۔ اور واقعی ایک گارڈ ریلوے کی اگلی گاڑی میں اور ایک اُس کی پچھلی گاڑی میں ہوتا ہے جب دونوں کا اتفاق ہوتا ہے تو گاڑی چلتی ہے اور اگر دونوں گارڈوں کے درمیانی فاصلہ کو ماپا جائے تو ۴۰ یا ۷۰ باع سے کم نہیں ہوتا۔ باع کہتے ہیں دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ کو۔ اگر کسی کو شک ہو تو ماپ کر دیکھ لے

## حمار کا لفظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں بولا

اول حمار یعنے گدھے کا لفظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں بولا اونٹ یا گھوڑا کیوں نہ کہا۔ سو اس کا جواب یہ ہے کہ اپنے صحابہ کو سمجھانے کے لئے بطور مثال بیان کیا ہے کیونکہ گدھا بوجھ لادنے اور سواری دینے میں کام آتا ہے ایک تو اس وجہ سے حمار کا لفظ استعمال کیا

دویم۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ گدھے کی آواز بہت مکروہ ہوتی ہے اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ اس کی مصدق ہے۔ اور چونکہ ریل کی آواز بھی جب چلنے لگتی ہے سخت مکروہ ہوتی ہے اور بالکل ایک گدھے کی آواز کی طرح مکروہ ہوتی ہے اس لئے اُسکو حمار کے لفظ سے تعبیر کیا گیا +

## دیگر علما بھی ریلوے کو خرِ دجال کہتے ہیں

ریل کو خر دجال کہنا صرف ہمارا ہی خیال نہیں بلکہ بہت سے بزرگوں نے اُسکو خرِ دجال ہی تسلیم کیا ہے چنانچہ (۱) حکیم محمد حسن صاحب امروہی مفسر تفسیر غایت البرہان میں بصفحہ ۴۳ لکھتے ہیں علیٰ ہذا خرِ دجال ریل کا حال ہے۔ جو حسب حدیث ایک دن میں ایک ماہ کی راہ جاتی ہے اور آگ اور پانی اُس میں ہے اور دوزخ اور بہشت بھی +

(۲) مولوی ابوالحسن حسن کاکوری لکھتے ہیں اور روایات احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دجال مع خدم و حشم و ساز و سامان پھرا کریگا تو ضرور ہوا کہ تمام لشکر کو ایسی سواری بادِ رفتار درکار ہوگی کہ اس شیطانی دوڑ سے برابر پہنچ سکے۔ پھر ایسا مرکب دنیا میں نظر نہیں آتا کہ اس سامانِ فرعونی اور لشکرِ شیطانی کو ہمرکاب پہنچا دے بجز ریلوے کے۔ اور ریل ہی کو ابرِ برباد سے مشابہت صوری بدرجہ اولٰے ہے کہ چالیس ساٹھ گاڑی کا ایک جسم ہوکر مانند بادل کے دوڑتی ہیں اور دجال اس گاڑی کی حسب ارشادِ رسول مقبول ہوا کی چال ہے۔ اس واسطے کہ

ہندوستان کی گاڑی کہ ابھی بہت تیز چلائی نہیں جاتی بلکہ تیس میل ایک ساعت میں
جاتی ہے اور ولایت میں حسب بیان اہل فرنگ ساٹھ میل جاتی ہے اور اب ایسی کلیں
ایجاد ہوئی ہیں کہ اس سے تیز تر ہو جاوے۔ بالجملہ یہ گاڑی ریلوے بھی گویا آثار قیامت
سے ہوئی۔ دیکھو تفریح الاذکیا فی احوال الانبیا مطبوعہ مطبع نولکشور لکھنو بار دوم سنہ ۱۸۸۹ء
مصنفہ مولوی ابوالحسن حسن کاکوری صفحہ ۴۷۷ و ۴۷۸ +

(۳) صاحب کواکب دریہ لکھتے ہیں۔ دجال کے ساتھ خر اقمر یعنے ریل ہند ہوگی جس
میں جنت یعنے آرام والی شے درجہ اول کی گاڑی و آگ پانی ہے معہ بہت کچھ سامان کے
دیکھو کواکب دریہ صفحہ ۱۵۷ +

(۴) پھر وہی بزرگ صفحہ ۱۶۲ پر لکھتے ہیں۔ اس عرصہ میں اصفہان سے تا دمشق ریل
جاری ہو جاویگی جو خر دجال سے عبارت ہے جس میں آگ و پانی ہے۔ جنت مثال درجہ
اعلی کی گاڑیاں ہیں جن میں سارا سامان ضروری رہتا ہے اور دوزخ درجہ ادنی کی گاڑیاں ہیں

## خر دجال آگ اور پانی کے ذریعہ چلیگا

حدیث ذیل سے پوری تصدیق ہوتی ہے +

عَنْ رَافِعِ ابْنِ بِشْرٍ السُّلَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ يُوْشِكُ
اَنْ تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ حَبْسِ سَيْلٍ تَسِيْرُ سَيْرًا
بَطِيْئَةَ الْاِبِلِ تَسِيْرُ بِالنَّهَارِ وَتُقِيْمُ بِاللَّيْلِ
تَغْدُوْ وَتَرُوْحُ يُقَالُ غَدَتِ النَّارُ اَيُّهَا النَّاسُ
اَغْدُوْا قَالَتِ النَّارُ اَيُّهَا النَّاسُ فَقِيْلُوْا
رَاحَتِ النَّارُ اَيُّهَا النَّاسُ فَرُوْحُوْا مَنْ
اَدْرَكَتْهُ اَكَلَتْهُ - رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْيَعْلٰى
وَالْبَغَوِيُّ وَالْبَاوَرْدِيُّ وَابْنُ قَانِعٍ وَابْنُ
حِبَّانَ وَالطَّبْرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ وَاَبُوْنُعَيْمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ

احمد بن حنبل اور ابو یعلی اور بغوی اور باوردی اور
ابن قانع اور ابن حبان اور طبرانی اور حاکم اور
ابونعیم اور بیہقی نے رافع بن بشر السلمی سے
روایت کی اُس نے اپنے باپ سے کہ قریب ہے
کہ پانی کے بند کرنے سے ایک قسم کی آگ نکلیگی
جو اونٹ کی سی رفتار کریگی اور دن کو چلیگی اور
رات کو قیام کریگی صبح کو بھی چلیگی اور شام کو بھی
چلیگی (مراد ہر وقت چلیگی)، اور پکار ہوگی کہ ای
لوگو وہ دن کو چلنے لگی تم بھی تیار ہو جاؤ پھر آواز
ہوگی دوپہر کو چلی تم بھی چلو پھر شام کو چلیگی تم بھی چلو۔ اور وہ جسکو گھیر لیگی کھا جائیگی۔ دیکھو کنز العمال
جلد ۷ صفحہ ۲۰۵ +

اس حدیث میں مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ریل گاڑی کا فوٹو کھینچ دیا ہے اور اس کا گھنٹی بجنا اور لوگوں کو خبردار کرنا کہ ریل تیار ہے تم بھی تیار ہو جاؤ۔ اور نیز ریلوں کی تعداد بتا دی کہ بعض مقامات پر دو دفعہ یعنے صبح و شام ریلوے چلتی ہے اور بعض میں تین دفعہ اور اس سے زیادہ کہیں کہیں ہوتی ہیں اس لئے صرف کثرت وقوعہ کا ذکر فرما دیا ہے۔ اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے +

چہارم۔ حدیث مذکرہ بالا سے واضح ہے کہ گدھے یعنے ریلوے کے چلنے کے وقت بھی بتائے گئے ہیں اور کون نہیں جانتا کہ انجن میں پانی بند کرکے آگ دی جاتی ہے اور جب پانی سو درجہ تک گرم ہو جاتا ہے تو اس سے بھاپ پیدا ہو جاتی ہے۔ جس کے زور سے وہ چلتی ہے اور گھنٹی بجتی ہے تاکہ مسافر ٹکٹیں خرید لیں اور جو پلیٹ فارم کے اندر چلا جاتا ہے ریلوے اپنے اندر سمیٹ لیتی ہے اور صبح و شام و دوپہر غرض ہر وقت ریلوے کی سواری بپابندی وقت میسر ہو جاتی ہے +

پنجم اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ لوگوں کو آگاہ کرنے کے لئے گھنٹی یا سگنل دیا جائیگا چنانچہ جب ریل دوسرے سٹیشن سے چلتی ہے تو پھر گھنٹی بجتی ہے جس سے لوگ آگاہ ہو کر ٹکٹ خریدتے ہیں +

ششم اس حدیث سے یہ بھی واضح ہے کہ جس قدر آدمی اس میں بیٹھ جائینگے سب کی سمائی ہو جائیگی یعنے سب ٹکٹ والوں کو اس کے اندر جگہ مل جائیگی۔ گویا اس طرح سب کو کھالیگی +

## ہفتم۔ ریلوے انجن کے بدلنے کا فاصلہ بتایا گیا ہے

حدیث ابن المنادی میں جو حضرت علی کی روایت سے ہے یہ بھی درج ہے کہ دجال کا گدھا ایسا ہوگا کہ اس کے چلنے کے مقام سے ٹھہرنے کے مقام تک دن اور ایک رات کا سفر ہوگا یعنے جتنا ایک آدمی رات اور دن میں سفر کرے اتنا ہوگا۔ چنانچہ الفاظ حدیث یہ ہیں۔ مَا بَیْنَ حَافِرِ حِمَارِہٖ اِلَی الْحَافِرِ الْاٰخَرِ مَسِیْرَۃُ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ اسکے گدھے کے سم سے دوسرے سم تک ایک رات دن کا فاصلہ ہوگا۔ واضح رہے کہ ایک سٹیشن سے دوسرے سٹیشن تک جہاں انجن کو بدلنا پڑتا ہے قریب تیس۳۰ چالیس۴۰ کوس کے فاصلہ ہوتا ہے جس کو انسان ایک دن اور رات میں طے کر سکتا ہے +

ہشتم۔ بادل سے بھی تیز ہوگی۔ پھر اسی حدیث میں دجال کے گدھے کی یہ بھی تعریف ہے کہ اتنا تیز چلیگا کہ سیدھا بادل سے جو دور دکھائی دیگا جا کر مل جائیگا چنانچہ الفاظ حدیث یہ ہیں یَتَنَاوَلُ السَّحَابَ بِیَمِینِہٖ وَیَسْبِقُ الشَّمْسَ اِلٰی مَغِیْبِہَا۔ بادل کو اپنے دائیں ہاتھ سے پالیگا اور سورج کے غروب ہونے سے پہلے کہیں کا کہیں چلا جائیگا۔ پس کون نہیں جانتا کہ ریلوے گاڑی اتنی سرعت سے چلتی ہے کہ بادلوں کو پیچھے چھوڑ جاتی ہے۔ اور سورج کے غروب ہونے سے پہلے کہیں کی کہیں چلی جاتی ہے۔

نہم۔ اس کا گدھا صرف خشکی پر ہی نہیں چلیگا بلکہ سمندر میں بھی اپنی پوری رفتار سے چلیگا۔ چنانچہ الفاظ حدیث حسب ذیل ہیں یَخُوْضُ الْبَحْرَ اِلٰی کَعْبَیْہِ۔ یعنے سمندر میں ٹخنوں تک غوطہ لگائیگا۔ جن لوگوں نے بندرگاہوں کا معائنہ کیا ہوگا اور دخانی جہازوں اور اگنبوٹوں میں سیر کی ہوگی تو ان پر بخوبی روشن ہے کہ انجن جہاز یا کشتی دخانی کا ایک حصہ پانی میں ہوتا ہے۔ اور جس طرح ریلوے انجن خشکی پر چلتا ہے اسی طرح انجن جہاز سطح سمندر پر چلتا ہے مگر کسی قدر پانی کے اندر رہکر۔

دہم۔ دجال کے گدھے کے آگے اور پیچھے دھوئیں کا پہاڑ ہوگا۔ دجال کے گدھے کی ایک علامت یہ بھی لکھی ہے کہ اس کے آگے آگے ایک دھواں کا پہاڑ اور پیچھے بھی ایک پہاڑ ہوگا جو حدیث کے الفاظ ذیل سے ہویدا ہے اَمَامَہٗ جَبَلُ دُخَانٍ وَخَلْفَہٗ جَبَلُ دُخَانٍ۔ جن لوگوں نے ریلوں اور جہازوں کو چلتے ہوئے دیکھا ہے ان کو معلوم ہے کہ انجن چونکہ آگے آگے ہوتا ہے اس سے بکثرت دھواں نکلتا ہے جو آسمان میں بلند ہو کر ایک پہاڑ سا دکھلائی دیتا ہے اور جب دھواں ہوا میں منتشر ہو کر ریلوے یا جہاز کے پیچھے ہو جاتا ہے تو سیاہ پہاڑ کی صورت اختیار کر لیتا ہے

یازدہم۔ وہ گدھا ایک آواز کریگا جو دور دور تک سنائی دیگی۔

اس آواز سے مراد وہ آواز ہے جبکہ وہ میل ڈیڑھ میل کے فاصلہ سے آواز دیتا ہے یا چلنے سے پہلے وسل کرتا ہے کہ خبردار ہو جاؤ میں چلنے کو تیار ہوں یا غالباً اس گھنٹی سے مراد ہے جو چلنے سے پہلے تین دفعہ بجائی جاتی ہے گویا وہ ان لوگوں کو جو اس میں سوار ہونے کے لئے منتظر ہوتے ہیں آگاہ کر دیتا ہے کہ سوار ہو جاؤ ورنہ پیچھے رہجاؤ گے چنانچہ الفاظ حدیث یہ ہیں۔ یُنَادِیْ بِصَوْتٍ لَّہٗ یُسْمِعُ بِہٖ مَا بَیْنَ الْخَافِقَیْنِ اِلَیَّ اَوْلِیَائِیْ اِلَیَّ اَوْلِیَائِیْ اِلَیَّ اَحِبَّائِیْ میں

صاف واضح ہے کہ یہ باتیں ریل گاڑی میں پائی جاتی ہیں۔ پھر اگر اسکو دجال کا گدھا نہ مانا جائے تو بتاؤ کہ ایسی عظیم الشان بے نظیر گاڑی کی خبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور کہاں دی ہے۔ اور یہ تو سب مسلمانوں کا ایمان ہے کہ اس مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قیامت تک کی خبریں دیدی ہیں۔ اگر دجال کے گدھے کے علاوہ وہ کوئی اور چیز ہے تو بتاؤ کہ اُس کی اطلاع کس حدیث میں ہے۔ دیکھو کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۶۷+

## ۱۰۔ دجال کا کھانا پینا اور بازاروں میں پھرنا

دجال کی ایک علامت یہ بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بتائی ہے وہ کھانا کھایا کریگا اور شراب پیا کریگا اور بازاروں میں پھرا کریگا۔ چنانچہ حدیث ابن منادی میں آیا ہے اَلَا اَنَّ الدَّجَّالَ یَطْعَمُ الطَّعَامَ وَیَشْرَبُ الشَّرَابَ وَیَمْشِیْ فِی الْاَسْوَاقِ وَاللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یعنے دجال کھانا کھائیگا شراب پیئیگا اور بازاروں میں چلیگا اور اللہ تعالیٰ اِن باتوں سے بلند تر ہے۔ اِس حدیث سے صاف واضح ہے کہ جو خود حوائج انسانی کا محتاج ہے اُس میں خدائی صفات کیونکر آسکتی ہیں۔ تف ہے اُن لوگوں کی عقلوں پر کہ جو اُن کے افعال مجازی کو حقیقت پر حمل کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ سب باتیں جو حدیث میں آئی ہیں زمانہ حال کے طبیبوں اور پادریوں پر صادق آتی ہیں+

## ۱۱۔ دجال کے ہمراہ یہودی خصلت لوگ اور ولد الزنا ہونگے

دجال کی یہ بھی علامت ہے کہ اُس کے ساتھی اور پیرو یہود اور ولد الزنا ہونگے۔ چنانچہ اس کی تصدیق حدیث ابن المنادی کے الفاظ ذیل سے ہوتی ہے اَلَا اَنَّ الدَّجَّالَ اَکْثَرُ اَتْبَاعِہٖ الیہود واولاد الزنا۔ دیکھو کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۶۷۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ پادریوں کے ساتھ یہودی خصلت انسان ہیں جنہوں نے محض نفس پرستی اور شکم پروری کو مقدم رکھ کر دین و ایمان سے ہاتھ دھو لیا ہے اور اکثر ایسے لوگ بھی یقیناً ہیں جو زنا سے پیدا ہوتے ہیں اور جن کو اُن کی بدکار مائیں جنگ کر سڑکوں یا پارکوں میں چھوڑ کر چلی جاتی ہیں جہاں سے پادری لوگ اُٹھا کر لیجاتے اور پرورش کرتے ہیں جس نے تحقیقات کرنی ہو وہ مسٹر رز آف دی کورٹ آف لنڈن و پیرس یعنے اسرار دربار لنڈن و پیرس دیکھے۔ اس سے پوری تصدیق ہو سکتی ہے+

## ۱۲۔ دجال کے ساتھ عورتیں اور مسیں ہونگی